زہریلی حِکمت

ازقلم تہذیب ثانی

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

مائرہ

وہ سو رہی تھی جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی ساتھ ہی زور زور سے دروازہ بجایا گیا
تو اسے ناچار اُٹھنا پڑا
وہ جانتی تھی باہر اس کی ساس ہی کھڑی ہونگیں۔۔

کیا مسلہ ہے؟ دروازہ توڑنا ہے کیا آپ نے؟؟

اس نے دروازہ کھول کے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو اسکی ساس عفت بیگم نے ناگواری سے اُسے دیکھا----

دروازے کو چھوڑو تم بستر توڑنا بند کرو مہارانی اور باہر آؤ تمہارے بھائی ی بھابھی آئی ہیں -----وہ طنزیہ انداز میں بولتی ہوئی یں اپنے کمرے میں چلی گئی تو مائرہ نے جلدی سے اپنا حلیہ درست کیا منہ دھویا اور باہر لاؤنج میں آگ ئی ی جہاں اسکے بھائی بھابھی بیٹھے ہوئے تھے___

☆☆☆ _

پانچ سال پہلے عفت بیگم کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اور اب وہ اپنے بیٹے اور بہو کے ساتھ رہ رہیں تھیں انکی اپنی بہو مائرہ کے ساتھ بالکل نہیں بنتی تھی اور آج بھی عفت بیگم کو مائرہ پہ غصہ آیا ہوا تھا جو دن چڑھے تک گھوڑے گدھے شیر بلکہ پورا چڑیا گھر بیچے مزے سے سو رہی تھی بلکہ کہنا یہ چاہئیے کہ جب سے اسُکی شادی ہوئی تھی تب

سے وہ ایک دن بھی صبح وقت پہ نہیں اُٹھی تھی اسکی ساس کو باقی کے "اعتراضات کے ساتھ ساتھ یہ اعتراض بھی تھا کہ وہ صبح ٹائم سے نہیں اُٹھتی اسکی اس " عادت کی وجہ سے اسکا شوہر سعد بھی اکثر خالی پیٹ ہی آفس سدھارتا تھا_اور جب کبھی اسکی "شوہرانہ" حس بیدار ہوتی تو وہ بُری طرح سے مائرہ کو ڈانٹ دیا کرتا اور جواباً مائرہ کی خوب صورت آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں آجاتے تھے جنہیں دیکھ کے سعد کا دل پسیج جایا کرتا اور وہ فوراً سے بھی پہلے مائرہ سے اپنے رویئے کی معافی مانگ لیتا۔۔۔۔ مائرہ کی ساس عفت بیگم کو یہ منظر ایک آنکھ نا بھاتا تھا۔۔انکا خیال تھا کہ مائرہ کو "بگاڑنے کے پیچھے سعد کا ہی ہاتھ ہے لیکن وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتیں تھیں کیونکہ وہ پہلے ہی اپنی جاب کی وجہ سے ٹینشن میں رہتا تھا اور وہ اُسے مزید گھر کی طرف سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں____،

☆☆☆

اسلام علیکم بھائی ی بھابھی کیسے ہیں آپ دونوں؟؟

اس نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی خوشگوار لہجے میں کہا------

۔وعلیکم اسلام ہم تو ٹھیک ہیں لیکن تمہیں کیا ہوا ہے اب تک کیوں سو رہی تھیں؟؟

حسب توقع جواب بھابھی کی طرف سے آیا تھا---

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے بھابھی سر میں انتہا کا درد ہے پوری رات نہیں سو پائی میں---

مائرہ نے مظلوم سی صورت بنا کے کہا تو وہ دونوں پریشان ہوگئی----
کیوں کیا ہوا گھر میں سب خیریت ہے نا؟ بھائی کے فکر مند انداز پہ وہ اداسی سے مُسکرائی ی-----

شادی شدہ زندگی میں کوئی اک پرابلم تھوڑا ہی ہوتی ہے بھائی۔۔۔اسکے لہجے میں حد درجہ تلخی رچی ہوئی تھی۔۔۔۔

اوہ ہو بھئی ی کچھ بتاؤ گی تو پتا چلے گا نا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

بھابھی آکر اسکے ساتھ بیٹھیں تو اسکی آنکھوں میں آنسوں آگئے۔۔۔

۔کیا بتاؤ ں بھابھی میری ساس نے تو میرا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔

اُنھیں نا دن میں چین ہے نا رات میں میرے ہر کام میں نقص نکالتی رہتی ہیں رات میں نے اتنے شوق اور محنت سے قورمہ بنایا جب ہم سب کھانے بیٹھے تو میری ساس نے اک نوالہ لیتے ہی چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ میں نے جان بوجھ کے سالن میں نمک زیادہ ڈالا ہے تاکہ انکو تکلیف ہو کیوں کہ وہ بی پی کی مریضہ ہیں میں لاکھ صفائی دیتی رہی لیکن سعد نے بھی میری بات پہ یقین نہیں کیا اور مجھ سے ناراض ہوگئے۔۔

میں ساری رات روتی رہی۔۔۔۔مائرہ دُکھی لہجے میں آدھا سچ اور آدھا جھوٹ ملا کے بتا رہی تھی۔۔

بیشک اس سے رات قورمے میں نمک تیز ہو گیا تھا لیکن عفت بیگم نے اسے ڈانٹا نہیں تھا بس دو نوالے لے کر اُٹھ گ ئی یں تھیں سعد نے ماں کی بیماری کے پیش نظر پہلے اسے ڈانٹا اور پھر اسکی آنکھوں میں تیرتے آنسوں دیکھ کے پیار سے اسے سمجایا تھا کہ وہ نمک پھیکا رکھ دیا کرے لیکن تیز نا کیا کرے اور اسی واقعے کو اب مائرہ مرچ مصالحہ لگا کے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تو بہت ہی گھٹیا حرکت کی ہے انھوں نے مائرہ میاں بیوی میں لڑائی کروا دی کتنی غلط بات ہے۔۔۔۔

۔ساری بات سن کے مائرہ کی بھابھی کو بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

بس بھابھی جب تک میری ساس زندہ ہے ناتب تک میں اپنی زندگی میں خوش نہیں رہ سکتی۔۔۔

۔۔اسکی بات پہ اس کے بھائی ی نے چونک کے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔تمہاری اس بات سے میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے

!!بھائی نے کہا تو مائرہ نے اشتیاق سے انکی طرف دیکھا

کیسا خیال بھائی؟؟

مائرہ نے پوچھا !!!بھابھی کی سوالیہ نظریں بھی بھائی پہ جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں تمہارا مسلہ حل کروا سکتا ہوں---

۔بھائی کے لہجے میں دبادبا سا جوش تھا----

وہ کیسے ؟؟ بھابھی نے تجسس سے پوچھا-------

۔میرا اک دوست ہے جو لوگوں کے مسائل حل کرتا ہے اسکے پاس یقیناً مائرہ کے مس ئی لے کا حل بھی ہوگا میں پرسوں آؤ ں گا اور تمہیں اس کے پاس لے جاؤ ں گا تم اسے اپنا سارا مسلہ بتا دینا مجھے پورا یقین ہے وہ تمہارا مسلہ ضرور حل کرے گا-----

بھائ ی نے اب کہ زرا تفصیل سے بتایا تو مائرہ کی آنکھوں میں چمک آگئ وہ کسی بھی حال میں اپنی ساس سے چھٹکارہ پانا چاہتی تھی اور ویسے بھی اس میں کوئی حرج بھی تو

نہیں تھا وہ یہ سوچ کے مطمعن گئی۔۔اسکے بھائی بھابھی کچھ دیر مزید بیٹھے اور پھر چلے گئے تھے

☆☆☆

بھائی بھابھی کے جانے کے بعد مائرہ لاؤنج میں بیٹھی مزے سے مووی دیکھ رہی تھی
جب عفت بیگم کمرے سے باہر نکلیں-------

!!! اتنی جلدی کیوں چلے گئے وہ لوگ ان کو دوپہر کے کھانے تک تو روکنا تھا
عفت بیگم نے کہا------

ہمم چلے گئے اور ویسے بھی جس طرح آپ میرے میکے والوں کو دیکھ کے کمرہ نشین ہوئی تھیں نا انکا زیادہ دیر بیٹھنا بنتا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ منہ بنا کے بولی تو عفت بیگم نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

وہ لوگ کونسا میرے لئے آئے تھے جو میرا یہاں بیٹھنا ضروری تھا؟ اور اگر میں یہاں آکر بیٹھ بھی جاتی تو تمہیں اعتراض ہونا تھا کہ میری ساس جان بوجھ کے یہاں بیٹھی ہے تاکہ کن سوئیاں لے سکے۔۔۔۔

عفت بیگم کا لہجہ خاصا طنزیہ تھا۔۔

خیر چھوڑو مجھے بھوک محسوس ہو رہی ہے تم زرا دیکھو فرج میں سالن پڑا ہے تو مجھے روٹی بنا کے لا دو۔۔۔۔۔انکی فرمائش سن کے اس نے کوفت سے انھیں دیکھا۔۔۔

ابھی چار گھنٹے پہلے ہی تو کھانا کھایا تھا آپ نے اور اب پھر سے بھوک لگ گئی؟

مائرہ بدتمیزی سے بولی تو انکو غصہ آگیا وہ اُٹھیں اور اپنے کمرے میں چلی گئی---

مائرہ اب دوبارہ ریلیکس ہوکہ مووی دیکھ رہی تھی جب دروازے پہ بیل ہوئی ی----اففف اب کون آگیا؟؟

وہ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھی اور جا کے دروازہ کھولا تو سامنے پڑوسن کھڑی تھی----

عفت گھر میں ہی ہے نا؟؟

وہ کنفرم کرنے والے انداز میں پوچھ رہی تھیں-----

جی جی آنٹی امی جان گھر پہ ہی ہیں آپ اندر آجائیں۔۔۔اس نے خوش اخلاقی سے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی اندر آگیں۔۔۔

امی اپنے کمرے میں ہیں آپ وہیں چلی جائیں ۔۔۔۔۔اسنے کہا تو وہ سر ہلاتیں عفت بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

مائرہ نے جلدی سے کچن میں آکے چائے بنائی ی ساتھ فرج سے کباب نکال کے فرائی کئے اور اچھے طریقے سے ٹرے سیٹ کر کے کمرے کے دروازے پہ آکے رُکی تو اسے اپنی ساس کی آواز سنائی ی دی۔۔۔۔

پتا نہیں کس غلطی کی سزا ہے میری بہو !!جب سے بیاہ کے لائی ہوں کوئی اک دن بھی سُکھ کا دیکھنا نصیب نہیں ہوا!!

ارے عفت بہوئیں تو ایسے ہی کرتی ہیں ان کو زرا کھینچ کے رکھا پڑتا ہے بھئی تبھی عقل ٹھکانے رہتی ہے ان کی-----

پہلے ساس کی اور پھر پڑوسن آنٹی کی بات سن کے مائرہ کی آنکھوں میں آنسوں گئے اسکا دل ایک دم اچاٹ ہوگیا تھا وہ ٹرے پکڑے واپس کچن میں آئی کباب فرج میں رکھے چائے کو واپس ساس پین میں ڈال کے وہ اپنے کمرے میں آکر بیٹھ گئی اب اُسے رات تک اس بات پہ کُڑھنا تھا----------

☆☆☆

کیسی ہو طبیعت ٹھیک ہے تمہاری اتنی چپ چپ سی کیوں ہو؟

سعد ابھی آفس سے گھر آیا تھا----

دیکھ نہیں رہے میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے بھلا۔۔۔۔۔وہ چڑ کے بولی تو سعد مسکرایا۔۔

۔۔ارے ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم " مائرہ " ہو

!!!!تم دوسروں کو "کچھ" کرتی ہو تمہیں بھلا کیسے "کچھ" ہو سکتا ہے

وہ شرارت سے بولا تو مائرہ نے اسے گھورا۔۔۔۔۔ہاں آپ بھی اب اپنی امی کی ہی زبان بولیں گے نا اُنھی کے بیٹے ہیں آخر۔۔۔۔۔

وہ جل کے بولی تو سعد قہقہ لگا کے ہنس پڑا۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا تو آج پھر وہی ساس بہو والے ڈرامے کی "قسط" لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اسکے ہنسنے پہ مائرہ نے ہنہ کر کے چہرہ دوسری طرف پھیرا تو وہ خاصا محظوظ ہوا۔۔

۔اوکے چلو تمہارا موڈ ٹھیک کرتا ہوں آئی سکریم کھانے چلوگی؟؟ سعد نے پوچھا تو وہ آئی سکریم کا سن کے ساری ناراضی بھول گ ئی ی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں آئی سکریم پارلر جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

اسے یاد تھاکہ آج بھائی ی اسے لینے آنے والے ہیں اس نے کل رات ہی سعد سے اجازت لے لی تھی ان کے ساتھ جانے کی اور اب تیارہوکر جیسے ہی چادر لے کر کمرے سے باہر نکلی تو دروازے پہ بیل ہوئی ی اسے پتا تھا بھائی ی ہی ہونگے ۔۔

۔اسکا اندازہ بالکل درست تھا دروازے پہ بھائی ی ہی تھے وہ عفت بیگم کو آواز دے کے گھر سے نکل آئی ی بھائی ی اسے لے کر اپنے دوست کی شاپ پر آگ ئی ے۔۔۔۔وہ حیران ہوئی ی تھی کیوں کے وہ شاپ کسی حکیم کی تھی۔۔۔۔۔

آجاؤ مائی رہ ۔۔

۔بھائی ی نے کہا تو وہ بھائی ی کے پیچھے شاپ میں داخل ہو گ ئی ی ۔۔۔

وہ کافی چھوٹی سی شاپ تھی ۔۔

۔وہاں اک مدّبر سا آدمی کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا اسکے آگے میز تھی اور دوسری سائیڈ پہ دو کرسیاں رکھی ہوئی ی تھیں۔۔۔

وہ اندر آ کے بیٹھے تو وہ آدمی چونکا۔۔۔

۔ارے ریحان صاحب آپ؟؟

!!جی جمشید صاحب مجھے آپ کی مدد کی ضرورت پڑی تو آگیا

یہ میری سسٹر ہے مائرہ اس کو اپنی ساس سے کچھ مسئلے مسائل ہیں جن کو یہ حل کروانا چاہتی ہے

---بھائی نے کہا تو جمشید صاحب مائرہ کی طرف متوجہ ہوگئے----

کیوں بیٹا جی کیا مسائل ہیں آپ کے اپنی ساس کے ساتھ----

ان کے پوچھنے پہ مائرہ نے سچ اور جھوٹ دونوں بتا دئیے----

-آہاں !!!!یہ تو کافی گھمبیر معاملہ ہے ریحان تم زرا باہر جاؤ مجھے مائرہ بیٹی سے کچھ ضروری بات کرنی ہے ----

جمشید صاحب نے کہا تو ریحان سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

مائرہ بیٹا تم مجھے انکل کہہ لیا کرو مجھے اچھا لگے گا دیکھو بیٹا تمہارا مسئلہ بہت بڑا ہے تمہاری ساس جیسے لوگوں کی وجہ سے ہی تو بچیاں الگ گھر کی ضد کرتی ہیں اور کچھ اپنی ضد منوا لیتی ہیں لیکن کچھ بچیاں اپنا گھر بار خراب کروا بیٹھتی ہیں۔۔۔وہ اتنا بول کہ زرا سانس لینے کو رُکے۔۔۔۔۔۔۔

تو مجھے کیا کرنا چاہیئے انکل؟

مائرہ نے پوچھا تو وہ مسکرائے ۔۔۔۔۔

اپنی ساس سے اپنی جان چھڑوا لو طریقہ تمہیں میں بتا دیتا ہوں بہت آسان ہے۔۔۔۔

جمشید صاحب کی بات سن کے اس کا دل بلیوں اُچھلنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بتائیں مجھے کیا کرنا ہوگا؟؟ , مائرہ نے پوچھا۔۔۔۔۔

اپنی ساس کو قتل کر دو۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کے بھونچکی رہ گ ئ ی۔۔۔

۔کک کیا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟

وہی جو تم سن رہی ہو

اگر اپنی زندگی کو آسان بنانا ہے تو یہ اک قتل لازمی کرنا پڑے گا تمہیں زیادہ نا سوچو بس فوراً فیصلہ کرو اگر تم ہاں کہو گی تو میں تمہارا پورا ساتھ دوں گا کسی کو کانو کان خبر تک نہیں ہوگی یہاں تک کے تمہارے بھائی ی ریحان کو بھی کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔۔

اس نے انکل کی طرف دیکھا اس کے دماغ میں اک طوفان برپا تھا

کیا اسے ان کا کہا مان لینا چاہی ئی ے؟

یا انکار کر دے!!

وہ سوچ رہی تھی جب اسے اپنی ساس اور پڑوسن آنٹی کی کل والی باتیں یاد آئی یں اور فیصلہ اک لمحے میں ہو گیا۔۔۔۔

۔ٹھیک ہے انکل میں تیار ہوں آپ بتائی یں میں یہ سب کروں گی کیسے ؟

وہ اک طویل سانس لے کے بولی تو انکل کی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرائی ی جسے وہ اپنے خیالوں میں کھوئی ی دیکھ نہیں پائی ی تھی------

۔انکل وہاں سے اُٹھے اور سامنے الماری سے ایک ڈبہ نکال کے میز پہ رکھا اور پھر ڈبے میں سے سفوف نکال کر کاغذ کی پرچیوں میں منتقل کرنے لگے----

کافی ساری پرچیاں بنا کے انھوں نے اک شاپر میں ڈالیں اور شاپر اسے تھمادیا ---

مائ رہ نے شاپر پکڑتے ہی اپنے ہینڈ بیگ میں رکھا زپ بند کی اور انکل کی طرف دیکھنے لگی گویا پوچھ رہی ہو کہ اسکو استعمال کیسے کرنا ہے؟

۔وہ بھی اسکی آنکھوں کا سوال سمجھ چکے تھے۔۔۔۔

یہ سلو پوائی زن ہے تم نے یہ اک پڑچی صبح اک دوپہر اور اک پڑچی رات کے ٹائی م اپنی ساس کو چائے میں ملا کر دینی ہے اور چائی ے سے پہلے یہ دیکھ لینا کے انکا پیٹ خالی نا ہو ورنہ زہر کا اثر جلدی ہو جائی گا اور پھر سب کو پتا چل جائے گا کہ ان کو زہر دیا گیا ہے جب کے میری ہدایت کے مطابق تم انھیں یہ زہر دوگی تو کم از کم بھی ان کو دو سے تین ماہ لگ جائی یں گے اور پھر یہ دنیا سے رخصت ہو جائی یں گی اور مرنے کے بعد ان کے جسم سے زہر کا اثر ختم ہو جائے گا یوں سمجھو بالکل مٹ جائے گا اور تب تم اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار سکو گی۔۔۔

۔انکل نے کہا تو وہ بے اختیار طویل سانس لیتی اٹھ کھڑی ہوئ ی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کی ہدایت پہ پوری طرح عمل کروں گی انکل ۔۔۔۔

۔اس نے کہا تو انکل نے اچھا کے انداز میں سر ہلایا

۔وہ باہر نکلی تو ریحان سامنے والی شاپ میں بیٹھا تھا اسے دیکھ کے وہ فوراً باہر آگیا۔۔۔

ہاں بن گیا کام؟؟

اسنے پوچھا تو مائ رہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ریحان اسے اسکے گھر ڈراپ کر کے چلا گیا تو وہ اندر آگ ئی ی اسے اب جلدی سے اپنی ساس کو پہلی ڈوز دینی تھی اس نے کچن میں آتے ہی فرج سے سالن نکال کے روٹی بنائ ی اور ساس کے کمرے میں آگ ئی ی۔۔۔۔۔

میں زیادہ لیٹ تو نہیں ہوئی ی نا؟

وہ اندر آتے ہی دانستہ مسکرا کے بولی-----

نہیں لیٹ تو نہیں ہوئی یں تم لیکن مجھے ضرور کچھ "بدلا بدلا" سا لگ رہا ہے----

عفت بیگم اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کے حیران رہ گ ئی یں تھیں۔

۔وہ بوکھلائی ی----

ن نہیں تو کچھ بھی تو نہیں بدلا آپ یہ کھانا کھائی یں میں ابھی آتی ہوں ---

وہ کہہ کے واپس کچن میں آئی ی اور چائے بنانے لگی چائے بنا کے جلدی سے اک پڑیا کھولی اور چائے میں ملا کے عفت بیگم کے پاس لے آئی ی---یہ لیں امی چائے پی لیں!!--

۔خیر تو ہے کہیں میرا آخری وقت تو نہیں آگیا جو تم میری خدمت کر رہی ہو----

وہ طنزیہ بولیں لیکن مائی رہ نے کوئی ی جواب نا دیا اس کے تو انکی بات سن کے ہی چکے چھوٹ گ ئی ے تھے وہ کیا جواب دیتی---

۔میں رات کے کھانے کی تیاری کر لوں---

وہ کہہ کے دروازے کی جانب بڑھی--

۔کیوں آج سعد کو فون کر کے باہر سے کچھ منگواؤ گی نہیں یہ کہہ کر کے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں؟؟

مائی رہ نے انکا طنز بمشکل برداشت کیا۔۔۔میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے امی۔۔۔وہ اتنا کہہ کے باہر نکل گ ئی ی

☆☆☆

اپنی شادی شدہ زندگی میں وہ آج پہلی بار صبح جلدی اُٹھی تھی

آخر کو اسے ساس کی "دوائی ی" میں ناغہ نہیں کرنا تھا نا۔۔۔۔۔۔

۔کیا بنا رہی ہو مسز؟

سعد فریش ہو کے سیدھا کچن میں ہی چلا آیا تھا۔۔۔

ناشتہ بنا رہی ہوں آپ کے لی ئی ے پراٹھا بنا دوں؟

اسے اچانک یاد آیا تھا کہ سعد پراٹھا بہت شوق سے کھاتا تھا۔۔۔۔۔

ارے واہ آج سورج کس طرف سے نکلا ہے بھئ ی "کچھ لوگ" بڑے زمہ دار ہو گ ئی ے ہیں۔۔۔۔

وہ خوشگوار سی حیرت میں گِھرا اُسے چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ کل میں مارننگ شو میں دیکھ رہی تھی صبح جلدی اٹھنے کے فائ دے تو میں نے سوچا مجھے بھی صبح جلدی اٹھ کر یہ فائ دے حاصل کرنے چاہ ئی ں۔۔۔

۔وہ مسکرا کے بولی تو جواباً سعد بھی مسکرایا ۔

---تبھی سعد کے موبائی ل پہ کال آنے لگی تو وہ فون کان سے لگاتا کچن سے باہر چلا گیا
مائی رہ نے جلدی سے ناشتہ بنا کے باہر ٹیبل پہ رکھا اور چائے بنا کے عفت بیگم کے
کپ میں زہر والی پڑیا ملائی ی اور کپ اُٹھا کے باہر آگ ئی ی

☆☆☆

اسکی اب اک روٹین بن چکی تھی

وہ صبح دوپہر شام تینوں ٹائی م بغیر کہے عفت بیگم کو کھانا دیتی
چائے میں پڑیا ملا کے دیتی اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھ رہی تھی
اسے عفت بیگم کو زہر دیتے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے----

عفت بیگم اس سے بہت خوش تھیں

پہلے پہل طنز و طعنے کے تیر چلائے لیکن مائرہ صبر سے کام لیتی رہی تو انھوں نے

بھی اب اس پہ طنز وغیرہ کرنا چھوڑ دیا تھا

ویسے بھی ان کی طبیعت اب زیادہ تر خراب ہی رہتی تھی تقریباً اک ہفتے سے وہ بیڈ کی وہ

کے رہ گئی یں تھیں------

☆☆☆

۔دوپہر کا وقت تھا وہ گھر کے کام کر کے ابھی بیٹھی ہی تھی کے دروازے پہ بیل

ہوئی ی تو اس نے جا کر دروازہ کھولا

سامنے ہی پڑوسن آنٹی کھڑی تھیں----

۔کیسی ہو مائرہ عفت تو گھر پہ ہے نا؟

جی ہاں آنٹی آئی یں اندر آجائی یں ---

مائ ره نے سائیڈ پہ ہو کے انھیں اندر آنے کا راستہ دیا۔

۔امی اپنے کمرے میں ہی ہیں انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی آج کل -----وه انکو امی کے کمرے تک لے آئی ی----
آپ بیٹھیں آنٹی میں کچھ کام کر لوں ---مائ ره کی بات پہ انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کچن میں آگ ئی ی

تھوڑی دیر بعد ہی وہ چائے کباب اور چپس وغیرہ بنا کے انکے کمرے کی طرف آگ ئی ی

امی کی چائے میں وہ پڑیا ملانا نہیں بھولی تھی-------

نہیں نہیں بہن میری بہو تو اتنی سگھڑ ہوگئی ہے کہ ہر کام بغیر کہے کرتی ہے میرے کھانے پینے کا اتنا خیال رکھتی ہے کہ کیا ہی کوئی بیٹی رکھتی ہوگی-----

وہ انکی آواز سن کے ٹھٹکی تھی---

اسکی ساس عفت بیگم اسکی تعریف کر رہی تھیں اسے یقین ہی نا آیا---

ہائیں یہ کیسے ہوا بھئی عفت کہیں کوئی تعویز دھاگہ تو نہیں کروا دیا اس نے تم پہ؟؟

پڑوسن آنٹی حیران تھیں----

ارے نہیں میری مائ‌رہ ویسے ہی بہت اچھی بچی ہے بس زرا پہلے مزاج کی تھوڑی تیز تھی لیکن اب تو کبھی پلٹ کے جواب تک نہیں دیا

بالکل ہیرا ہے ہیرا میں تو کہتی ہوں ہر فیملی کو میری مائ‌رہ جیسی بہو ملے---

۔عفت بیگم کے لہجے میں مائ‌رہ کے لیے بے انتہا محبت تھی-----

اچھاا واقعی پھر تو بہت اچھی بات ہے میری تو دعا ہے اللہ پاک اسے ہمیشہ اچھا ہی رکھیں آمین----

پڑوسن آنٹی نے خلوص دل سے کہا تو عفت بیگم مسکرادیں----

۔مائ‌رہ اپنی جگہ پہ منجمد کھڑی تھی اسے اک دم ہی عجیب سے احساس نے اپنے حصار میں لیا تھا

اسے کتنی آرزو تھی کہ عفت بیگم اسے سراہیں لیکن اب جب کے وہ ان کی دشمن بن بیٹھی تھی تو وہ اس کی مرضی کے مطابق ڈھل گئی تھیں اور وہ انھیں "موت کے گھاٹ اتار رہی تھی"

اُسے خود سے گھِن محسوس ہوئی وہ پلٹنے لگی تھی جب پڑوسن آنٹی کی نظر اس پہ پڑی۔۔۔

۔ارے مائرہ بیٹا وہاں دروازے پہ کیوں کھڑی ہو اندر آؤ بھئی۔۔۔۔

۔مائرہ نے اک نظر انھیں دیکھا اور ٹرے لے کے کمرے میں داخل ہوگئی

اس نے جا کے ٹرے ان دونوں کے درمیان بیڈ پہ رکھی تو بے ساختہ نظر امی کی چائے" پہ گ ئی ی اس نے اک لمحہ توقف کی ئی ے بغیر کپ اُٹھا لیا۔۔۔۔"

ارے کیا ہوا مائی رہ؟ تمہارا رنگ کیوں اُڑا ہوا ہے؟؟ امی نے کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں امی!!!میں آپ کی چائے پہ بالائی ی ڈال کے لاتی ہوں بس دو منٹ میں آئی ی

وہ کپ لیتے ہی کچن میں آئی ی
ساری چائے گرا کر ن ئی ی چائے بنائی ی اس پہ بالائی ی ڈالی اور فٹافٹ جا کر انکو پکڑا دی۔۔۔۔۔

۔واہ بھئی ی بہو ہو تو مائی رہ جیسی ۔۔۔۔

پڑوسن آنٹی نے بے اختیار تعریف کی تو وہ جبراً مسکراتی کمرے سے باہر آگ ئی ی--

اوہ میرے خُدا یہ میں نے کیا کر دیا-!!
میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں وہ صرف سعد کی ہی نہیں میری بھی تو ماں ہیں

امی ہی کہتی ہوں نا میں انھیں پھر ایسا جرُم بلکہ گُناہ اک ماں کے لی ئے کیسے کر لیا میں نے
اف یہ مجھ سے کیا ہو گیا اب میں امی کو مرنے سے کیسے بچاؤں گی؟؟
وہ اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل رو رہی تھی-----

اسے اک حقیقت کا ادراک بھی ہوا تھا کہ بعض اوقات "لفظوں" میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ یہ مرتے ہوئے انسان کو نئی زندگی دے دیتے ہیں اور زندہ انسان کو موت تک لے آتے ہیں!!!-----

اسے وہاں بیٹھے یہ سب سوچتے وقت گزرنے کا احساس ہی نا ہوا تھا

مائرہ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟

وہ اپنی سوچوں میں محو محسوس ہی نہیں کر پائی تھی کے کب سعد کمرے میں آیا تھا

اور اب اس کے پاس کھڑا تشویش سے پوچھ رہا تھا--

بتاؤ نا یار کیا ہوا ہے---

۔وہ اسے اس طرح بیٹھے دیکھ کے بہت پریشان ہو گیا تھا-----

کچھ نہیں سعد آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں ----

وہ خود کو سنبھالتی اٹھ کر جانے لگی تو سعد نے اسکا ہاتھ پکڑ کے دوبارہ بیڈ پہ بٹھا دیا---

۔پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے ؟ مجھ سے ناراض ہو؟ امی نے کچھ کہا ہے کیا؟ دیکھو مائی رہ اگر امی کی کسی بات پہ ہرٹ ہوئی ہو تو پلیز اگنور کرو ویسے بھی آج کل انکی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی غصے میں کہہ دیا ہوگا تم دل پہ مت لو اور اگر مجھ سے خفا ہو تو آئی ایم سوری لیکن کچھ بولو تو یار تم جانتی ہو میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا کتنا پریشان ہو گیا ہوں میں----

۔وہ حد درجہ پریشانی سے بولتا ہوا مائرہ کو دوبارہ اپنے ”گُناہ“ کی یاد دلا گیا۔۔۔۔

مائرہ بے اختیار اس کے کندھے سے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رو پڑی

یار کچھ تو بولو۔۔۔۔

وہ اب کہ بے بسی سے بولا تو مائرہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے سعد امی کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔۔۔

۔اسکے دکھی لہجے پہ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا جیسے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو اور پھر بے ساختہ مسکرایا۔۔۔

--پاگل لڑکی تم بھی نا یہ کوئی ی بات ہے بھلا رونے کی چلو آؤ امی کے پاس چلتے ہیں

وہ اسے لے کے سیدھا امی کے کمرے میں آگیا

عفت بیگم مائ‌رہ کا چہرہ دیکھ کے حیران ہی رہ گ ئی یں--

امی جان یہ دیکھیں محترمہ کے کام وہاں کمرے میں بیٹھی دھواں دھار رو رہی تھیں میں نے وجہ پوچھی تو کہتیں امی کی طبیعت بہت خراب ہے---

سعد اب ریلیکس تھا-----

ارے میں ٹھیک ہوں بیٹا بالکل ٹھیک ہوں تم کیوں پریشان ہو رہی ہو----

عفت بیگم مائرہ کو ساتھ لپٹائے پیار سے بولیں تو مائرہ کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔

سعد کہیں تم نے تو مائرہ کو نہیں ڈانٹا؟؟

وہ اب سعد سے پوچھ رہی تھیں ۔۔۔

۔ارے نہیں امی جان میری ایسی مجال کہاں۔

۔۔وہ شرارت سے بولا تو عفت بیگم مسکرائیں۔۔۔۔

۔اچھا چلو اب کھانا کھا لو جا کر ۔۔۔۔۔

انکی بات سے مائرہ کو یاد آیا کھانا تو اس نے بنایا ہی نہیں تھا----

سوری میں نے کھانا تو بنایا ہی نہیں ----

وہ شرمندگی سے بولی-----

کوئی بات نہیں بیٹا سعد باہر سے لے آئے گا جاؤ سعد بلکہ مائرہ کو بھی ساتھ لے جاؤ----

عفت بیگم نے کہا تو سعد نے اثبات میں سر ہلا دیا---

☆☆☆-

مائرہ اپنا کمرہ صاف کر رہی تھی جب اسے عفت بیگم کے کمرے سے عجیب سی آواز آئی ی --

۔وہ بھاگ کے انکے کمرے میں آئی ی تو دھک سے رہ گئی ی ---

وہ نیچے زمین پہ گری ہوئی ی تھیں

اور بے ہوش تھیں ---
۔مائرہ کے تو جسم میں جان ہی نہیں رہی تھی وہ بمشکل فون تک آئی ی اور سعد کو فون کر کے ابھی گھر آنے کا کہہ کے اندر امی کے پاس آگئی ی----

۔عفت بیگم کی سانس بہت آہستہ چل رہی تھی

مائرہ کا ڈر سچ ثابت ہوا تھا ان کا آخری وقت چل رہا تھا وہ بے آواز روئے جا رہی تھی

سعد گھر آتے ہی عفت بیگم کو ہاسپٹل لے گیا تھا مائرہ بھی ساتھ ہی تھی---

۔ڈاکٹرز عفت بیگم کو ایمرجنسی میں لے گئے تو وہ وہیں بینچ پہ بیٹھ گ ئ ی

سعد ادھر سے ادھر پریشانی سے ٹہل رہا تھا----

میں کیا کروں یا اللہ کیا سعد کو سچ بتا دوں؟ ---لیکن پھر سعد مجھ سے نفرت کریں گے اور میں سعد کی نفرت برداشت نہیں کر پاؤ ں گی پھر کیا کروں؟؟

اچانک اس کے ذہن میں اک خیال آیا تو وہ اُٹھ کے ہاسپٹل سے باہر آگ ئی----

وہاں سے وہ ٹیکسی لے کے اپنے بھائی ی کے گھر آئی ی بھابھی اسے دیکھ کے حیران ہوئی یں تھیں۔۔۔

ارے مائی رہ کیا ہوا تم روتی رہی ہو کیا اور اکیلی آئی ی ہو سعد نہیں آیا ساتھ؟؟۔۔

۔بھابھی اسے دیکھتے ہی شروع ہوئی یں ۔۔

۔بھابھی پلیز آپ بھائی ی کو فون کر کے ابھی گھر بُلائی یں امی جان کی طبیعت بہت خراب ہے مجھے ان کو بچانا ہے پلیز آپ فون کریں نا اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔

مائی رہ کی بات سن کے بھابھی حیرت زدہ توہوئی یں لیکن فوراً ریحان کو فون کر دیا۔۔

۔اگلے 10 منٹ میں ریحان گھر آچکا تھا اور اس سے ساری بات بھی سن چکا تھا

مائرہ نے اسے وہ زہر بھی دکھایا تو وہ اسی وقت مائرہ کو لے کے جمشید صاحب کے پاس آگیا

۔۔۔۔کیا ہوا خیریت؟

جمشید صاحب کے پوچھے پہ مائرہ نے اپنے پرس میں سے وہ زہر کی ساری پڑیاں نکال کے میز پہ رکھ دیں

وہ ہلکا سا چونکے۔۔۔۔

کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟

کیوں مجھے یہ زہر دیا وہ میری بھی ماں ہیں آپ کے پاس کوئی ی ڈھنگ کا علاج نہیں تھا تو آپ انکار کر دیتے

لیکن یہ جرم تو نا کرتے آخر دشمنی کیا تھی آپ کو امی جان سے ؟؟

وہ ہیجانی انداز میں بول رہی تھی-----

۔جمشید صاحب نے ایک نظر ریحان کو دیکھا تو ریحان نے ساری بات تفصیل سے بتا دی اسی دوران اسے سعد کی کال آئی ی وہ مائرہ کے متعلق پوچھ رہا تھا ریحان نے اسے یہ کہہ کے تسلی دی کہ مائرہ اس کے ساتھ ہی ہے---۔

--اچھا تو وہ ہاسپٹل تک پہنچ گ ئی یں ہیں مبارک ہو بھ ئی ی مائی رہ بیٹا اب تم اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار سکوگی

تم خود ہی تو چاہتی تھیں ناکہ تمہاری ساس تمہاری زندگی سے نکل جائے----

۔جمشید صاحب کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی------

مم میں اب ایسا نہیں چاہتی
میں مانتی ہوں سب میری غلطی ہے
لیکن میں چاہتی ہوں وہ زندہ رہیں پلیز انکل خُدا کے لی ئی ے مجھے کوئی ی ایسی دوا دیں جو اس زہر کا توڑ کر سکے پلیز انکل ----

وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کے بولی ------

________اس زہر کا کوئی ی توڑ نہیں ہے مائی رہ بیٹا

کیونکہ یہ جو میں نے تمہیں دیا تھا

یہ زہر تھا ہی نہیں-----

انکی بات پہ وہ بے اختیار اُٹھ کھڑی ہوئی ی اس نے اک نظر ریحان کو دیکھا اسکے چہرے پہ بھی خفیف سے مسکراہٹ تھی

اُسے دھچکا لگا تھا-----

کک کیا مطلب بھائی ی یہ انکل کیا کہہ رہے ہیں؟؟

اس نے بے یقینی سے کہا تو ریحان نے اسے واپس کرسی پہ بٹھایا اور اس کے آگے میز پہ پڑی اک پڑیا کھولی

یہ دیکھو مائی رہ اس میں کوئی ی زہر نہیں بلکہ طاقت کی ہلکی پھلکی سی دوا ہے جو تم عفت آنٹی کو دیتی رہی ہو۔۔۔

۔ریحان بھائی ی کے انکشاف نے اسے ساکت کیا تھا۔۔۔۔۔

جس دن تم نے مجھے اپنے گھریلو حالات بتائی ے تھے میں تبھی سمجھ گیا تھا کہ نوّوے پرسنٹ لڑکیوں کی طرح تم بھی الگ رہنے کی خواہش مند ہوتاکہ تم پہ کسی بھی قسم کی روک ٹوک نا ہو۔۔

عفت آنٹی کے تمہارے متعلق کیسے خیالات ہیں یہ جاننے کے لیے میں عفت آنٹی سے بھی ملا تھا ان سے بات کر کے مجھے پتا چلا کہ تمہاری اپنے گھر رہنے کی کیا روٹین ہے اور یہ کہ عفت آنٹی کو تمہاری کن باتوں پہ اعتراض ہے اگر تم ان اعتراضات کو ختم کردیتیں تو آنٹی کو تم سے کوئی ی گلہ نا رہتا۔۔ خیر یہ سب جاننے کے بعد میرا فرض تھا کہ میں تمہیں سمجھاتا لیکن اس سے پہلے میں نے جمشید صاحب کو یہ ساری صورت حال بتائی ی جمشید صاحب بہت ذہین انسان ہیں میں نے اس بارے میں ان سے رائے مانگی تو جمشید صاحب نے یہ سارا پلان بنایا

--یہ پلان تمہاری نیچر اور عفت آنٹی کے اعتراضات کو مدِّنظر رکھ کے بنایا گیا یعنی تمہارے سامنے تمہارا من پسند مقصد رکھ دیا گیا اور اس مقصد کی کامیابی کے لیے تم اپنی نیچر سے ہٹ کے وہ سب کام کرنے لگیں جو تم عام حالات میں بالکل نا کرتیں اور تمہاری ان بے سمت کوششوں سے آنٹی کے تمہاری زات سے وابستہ تمام گلے شکوے ختم ہو گئے اور وہ دل سے تمہیں اپنی بیٹی سمجھنے لگیں

اور اک ماں کی محبت نے تمہارے دل سے بھی آہستہ آہستہ نفرت کو ختم کر دیا اور بلاآخر تم نے انھیں ماں تسلیم کر لیا

مجھے بے حد خوشی ہے کہ ہم کامیاب ہوئے ہیں ۔

--ہاں لیکن اک بات کا افسوس ضرور ہے دل میں کہ میری بہن ہو کے تم ایسا "جرم کر رہی تھیں---"

۔ریحان ساری تفصیل بتا کے آخر میں اداس لہجے میں بولا تو مائی رہ کا سر شرمندگی و ندامت سے جھک گیا----

۔آئی ی ایم سوری ریحان بھائی ی میں نے بہت غلط کام کیا ہے میں امی جان سے ہاتھ جوڑ کے معافی مانگ لوں گی مجھے یقین ہے وہ مجھے معاف کر دیں گی اور پلیز بھائی ی آپ

لوگ بھی مجھے معاف کر دیں میں آئیندہ زندگی میں کبھی ایسی بات سوچوں گی بھی نہیں اور نا ہی کبھی آپ کا یہ احسان بھولوں گی آپکا بھی بہت شکریہ انکل لیکن اک بات سمجھ نہیں آئی ی کے جب زہر کا کوئی ی وجود ہی نا تھا تو امی جان کیوں بیمار ہوگ ئی یں؟؟

اسکے پوچھنے پہ انکل نے ایسے سر ہلایا جیسے انھیں اس سے اس سوال کی توقع ہو۔۔۔۔

بیٹا بیماری تو منجانب اللہ ہے تم اپنی امی کی خدمت کروگی تو وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائی یں گی ۔

۔۔۔انکل نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ریحان بھائی ی ایم سوری آپ پلیز مجھ سے ناراض نا ہوں۔۔۔۔۔۔

اسکے لہجے میں اتنی شرمساری تھی کہ ریحان بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔۔

۔میں جانتا ہوں بچے کے تم بہت اچھے سے سب سمجھ گ ئی ی ہو

لیکن اس بارے میں آنٹی یا سعد کو کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں بس بھول جاناکہ کبھی تم نے کچھ ایسا سوچا تھا اورآؤ چلو تمہیں واپس ہاسپٹل چھوڑآؤں۔۔۔۔۔

ریحان نے اُٹھتے ہوئے کہا تو مائرہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی ی۔۔۔

۔اک بار پھر سے شکریہ انکل ۔۔۔

۔مائرہ نے تہہ دل سے کہا تو انکل مسکرائے۔۔

--خوش رہو بیٹا میں بس یہ چاہتا ہوں کہ سب بچیاں اپنے گھروں میں ہمیشہ خوش رہیں----

۔انشااللہ جمشید صاحب اوکے پھر ملاقات ہوگی آپ سے---

ریحان کہہ کے شاپ سے باہر آگیا مائرہ بھی اس کے پیچھے ہی شاپ سے باہر نکلی----

۔تھوڑی دیر میں وہ واپس ہاسپٹل پہنچ چکی تھی----سعد امی جان کیسی ہیں اب؟؟ مائرہ نے آتے ہی بے تابی سے پوچھا----

کافی بہتر ہیں اب لیکن تم کہاں چلی گ ئ یں تھیں؟؟

--سعد نے جواب دینے کے ساتھ ہی سوال کیا--

وہ ریحان بھائی ی کو کچھ کام تھا مجھ سے

خیر چھوڑیں آپ یہ بتائی یں ڈاکٹر نے کہا بتایا ہے کیا ہوا تھا انکو؟؟

مائی رہ کے دل میں ابھی بھی ڈر تھا۔۔۔۔

۔ڈاکٹرز نے کہا پریشانی والی کوئی ی بات نہیں ان کا بی پی شُوٹ کر گیا تھا تبھی وہ بے ہوش ہو گ ئی یں تھیں

لیکن اب امی جان بالکل ٹھیک ہیں اور اگلے دو گھنٹے میں ہم واپس گھر لے جائی یں گے انھیں۔۔۔

۔سعد نے کہا تو مائی رہ نے مطمعن انداز میں سر ہلایا۔------

شکر ہے اللہ پاک جی میں جرم کرنے سے بچ گ ئی ی اب میں امی جان کی دل سے خدمت کروں گی انشاللہ ----

۔وہ دل ہی دل میں ارادہ کرتے ہوئے یہ بھی سوچ رہی تھی کہ--

۔حکمت و ذہانت کا کیسا "زہر" تھا جو انسان کی بجائے انسان کے اندر کی نفرت کو ختم کر گیا تھا

ختم شُد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank